صدر نے دینی مدارس کے ۶ مطالبات مان لیے

ایک کثیر الاشاعت مؤقر جریدہ کی رپورٹ

صدر جنرل پرویز مشرف نے دینی مدارس کی جانب سے پیش کیے گئے ۶ مطالبات تسلیم کر لیے ہیں جب کہ مدارس انتظامیہ کی بیشتر تجاویز کو مثبت قرار دیتے ہوئے انہیں قبول کرلیا ہے۔ کراچی میں دہشت گردی کا شکار ہونے والے علمائے کرام اور مدارس کے طلبہ و دیگر افراد کے ورثا کو معاوضے کی ادائیگی کے لیے صدر نے ا کروڑ روپے کی رقم مختصر کردی ہے (جس کی ادائیگی اب تک نہیں ہوئی) اور علمائے کرام کو یقین دلایا ہے کہ مدارس اور دینی رہنماؤں کے خلاف ہونے والی دہشت گردی کے مقدمات کی تفتیش میں پیش رفت سے انہیں آگاہ کیا جائے گا۔ صدر نے یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت مدارس پر چھاپے نہیں مارے گی اور کسی مدرسے کے خلاف شکایت کی صورت میں متعلقہ وفاق المدارس سے بات کی جائے گی۔ صدر نے دینی مدارس کی اسناد کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کا راستہ نکالنے کے لیے متعلقہ حکام کو ہدایت کردی ہے جب کہ مدارس کے پانچوں بورڈ کو یونی ورسٹیوں کا درجہ دینے کی تجویز بھی قبول کرلی ہے۔ صدر نے مدارس انتظامیہ کی جانب سے یوٹیلٹی بلز معاف کرنے کے مطالبے پر مثبت ردعمل ظاہر کیا ہے اور متعلقہ وزارتوں سے مشاورت کے بعد فیصلہ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے تاہم انھوں نے مدارس کے یوٹیلٹی بلز پر عائد ٹیکس معاف کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ صدر نے منگل کے روز ملک بھر کے دینی مدارس کے نمائندہ وفد سے ملاقات کے دوران ان فیصلوں کا اعلان کیا۔ ان سے ملاقات کرنے والوں میں وفاق المدارس العربیہ کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، ناظم اعلیٰ قاری حنیف جالندھری، تنظیم المدارس پاکستان کے صدر مولانا مفتی منیب الرحمٰن، رابطۃ المدارس کے صدر مولانا عبدالمالک، وفاق المدارس الشیعہ کے رہنما ریاض حسین نجفی، وفاق المدارس السلفیہ کے صدر میاں نعیم الرحمٰن اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے صدر مدرس مولانا فضل الرحیم شامل تھے۔ جب کہ صدر مملکت کی معاونت کے لیے حکومت کی جانب سے وزارت مذہبی امور اور وزارت تعلیم کے وفاقی وزرائے مملکت سمیت ان وزارتوں کے علاوہ وزارت داخلہ کے وفاقی سیکریٹری اور قومی سلامتی سے متعلق اہم اداروں کے سربراہ بھی موجود تھے۔ ساڑھے تین گھنٹے سے بھی زیادہ دیر تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں دینی مدارس سے متعلق تمام امور پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ ملاقات کے بعد مولانا قاری حنیف جالندھری نے بتایا کہ ماضی کی نسبت صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کا رویہ اور لہجہ بہت مثبت تھا۔ صدر نے نہ صرف دل کھول کر اپنی باتیں کیں بلکہ ہماری باتوں کو غور سے سنا بھی۔ بتایا گیا ہے کہ اس ملاقات میں صدر نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ حکومت مدارس میں مداخلت نہیں کرے گی، مدارس کی آزادی و خود مختاری کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا۔ صدر پرویز مشرف نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ حکومت دینی مدارس کو نہیں چلاسکتی اسے صرف مدارس کے موجودہ منتظمین ہی چلاسکتے

ہیں۔اطلاعات کے مطابق ملاقات میں مدارس کو دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث قرار دینے کے حکومتی الزام پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔مدارس کے نمائندہ وفد نے اس بات پر گہری تشویش ظاہر کی کہ حکومت کی طرف سے کسی تفریق کے بغیر مدارس کے خلاف عمومی طور پر دہشت گردی کا الزام عائد کیا جاتا ہے نمائندہ وفد کا مؤقف تھا کہ حکومت اس بارے میں عمومی بات کرنے کے بجائے نام لے کر بتائے کہ اس کے پاس فلاں مدرسے کے خلاف شکایت موجود ہے۔اطلاعات کے مطابق صدر پرویز مشرف نے یقین دلایا کہ آئندہ اگر کسی مدرسے کے خلاف شکایت ہوئی تو متعلقہ وفاق المدارس کے ساتھ مشاورت کے بعد اگلا قدم اٹھایا جائے گا۔وفد کے مطالبے پر صدر مشرف نے وفاقی وزیر تعلیم جاوید اشرف قاضی اور مذہبی امور کے وفاقی وزیر محمد اعجاز الحق کو ہدایت کی کہ مدارس کی طرف سے جاری کی جانے والی میٹرک، ایف اے اور بی اے کی اسناد کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کے لیے کوئی راستہ نکالیں اس کے علاوہ مدارس کے نصاب کے بارے میں بھی پانچوں وفاقوں کے ساتھ مشاورت کی جائے اور انہیں اعتماد میں لیا جائے۔معلوم ہوا ہے کہ صدر نے مدارس کے پانچوں بورڈز کو یونی ورسٹیوں کا درجہ دینے کی تجویز کو معقول قرار دیا اور اس امر کا اظہار کیا کہ اس ضمن میں وزارت تعلیم اور وزارت مذہبی امور کے ساتھ تکنیکی امور پر گفتگو کے بعد بورڈز کو یونی ورسٹیوں کا درجہ دے دیا جائے گا۔صدر سے کہا گیا تھا کہ دینی مدارس کو یوٹیلٹی بلوں سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے اس ضمن میں صدر جنرل پرویز مشرف نے مثبت رویے کا مظاہرہ کیا اور یقین دلایا کہ متعلقہ وزارتوں کے ساتھ مشاورت کے بعد بہتر فیصلہ کیا جائے گا۔صدر نے اس بات کا عندیہ دیا کہ مدارس کے لیے یوٹیلٹی بلوں پر عائد ٹیکسوں کو ختم کر دیا جائے گا۔صدر نے اس امر کا بار بار اظہار کیا کہ حکومت مدارس پر چھاپے نہیں مارے گی۔ملاقات میں دینی مدارس میں زیر تعلیم غیر ملکی ''طلبا'' کے معاملے پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی اور صوبہ سرحد اور بلوچستان میں موجود افغان طلبا کا معاملہ خاص طور پر زیر بحث آیا۔اطلاع ہے کہ مدارس کے نمائندہ وفد نے اس امر کا اظہار کیا کہ غیر ملکی طلبا کو دستاویزات کا پابند بنائے جانے پر کوئی اعتراض نہیں، تاہم سرحد اور بلوچستان میں موجود افغان طلبا پر حکومت کا اعتراض بلاجواز ہے کیونکہ ان صوبوں میں یہ افغان طلبا مہاجر کیمپوں میں رہائش پذیر ہیں اگر بازاروں میں ان طلبا کے گھومنے پھرنے پر حکومت کو اعتراض نہیں تو پھر اگر یہ طلبا پڑھنے کے لیے مدارس میں آتے ہیں تو حکومت کیوں اعتراض کرتی ہے، نمائندہ وفد نے تجویز دی کہ حکومت ان طلبا کی رجسٹریشن کا عمل مہاجر کیمپوں میں مکمل کرے۔اس ضمن میں صدر نے مذہبی امور کے وفاقی وزیر اعجاز الحق کی ذمہ داری لگادی ہے۔نمائندہ وفد نے جامعۃ الرشید، جامعہ بنوریہ اور بنوری ٹاؤن میں دہشت گردی کا ارتکاب کرنے والے مجرموں کا سراغ نہ لگنے پر بھی تشویش ظاہر کی اور کہا کہ تحقیقات کرنے والے حکومتی اداروں کی پیش رفت سے علما کو آگاہ کیا جائے، اس کے علاوہ مجرموں کی جلد از جلد گرفتاری کو یقینی بنایا جائے، صدر سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ دہشت گردی کی ان وارداتوں میں شہدا ہونے والوں کے لیے معاوضوں کا اعلان کیا جائے۔اطلاع ہے کہ صدر نے وعدہ کیا کہ مجرموں کی گرفتاری کے لیے ہونے والی پیش رفت کے بارے میں علما کو آگاہ کیا جائے گا، صدر نے شہدا کے ورثا کو معاوضے دینے کے لیے ایک کروڑ روپے کا بھی اعلان کیا، یہ رقم صرف کراچی کے شہدا کے لیے مختص ہوگی۔☆☆☆